پریمئیم پرائز بانڈ کا شرعی حکم

ریفرنس نمبر:LAR-10745 تاریخ:27-07-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ابھی حکومت نے Premium Prize Bond پر دو طرح کے Options دیے ہیں (1) آپ نے اس پر نفع "جو کہ 660 روپے بنتا ہے" لینا ہے (2) یا نفع نہیں لینا۔ نفع نہ لینے کی صورت میں صرف قرعہ اندازی میں نام شامل ہوگا اور انعام نکلنے کی صورت میں انعام مل جائے گا، جیسا کہ عام بانڈز میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں اگر ہم سود نہ لینے والے آپشن کو استعمال کرتے ہیں، تو کیا ہمارے لیے پریمئیم بانڈ کا لینا اور اس پر انعام وصول کرنا، جائز ہوگا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاً یہ بات ذہن نشین رہے کہ پریمئیم پرائز بانڈ کی حیثیت محض اکاؤنٹ میں جمع کردہ قرض کی رسید کی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس بانڈ کا گم ہو جانا، چوری ہونا یا جل جانا بھی کوئی نقصان کی بات نہیں ہے، یعنی اگر یہ بانڈ کسی کا چوری ہو جائے یا گم ہو جائے، تو چور کے لیے یہ محض ایک کاغذ کا ٹکڑا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں کہ اس سے نفع اٹھا سکے، بلکہ اصل مالک جس کے نام پر یہ جاری ہوا ہے وہ اس رسید کا متبادل حاصل کر سکتا ہے اور یہ اس چیز کی دلیل ہے کہ یہ بانڈ خود مال نہیں، بلکہ جمع شدہ مال کی رسید ہے، کیونکہ اگر یہ خود مال ہوتا تو دیگر بانڈز اور کرنسی کی طرح گم ہونے، جل جانے یا چوری ہو جانے پر مالک کو نقصان ہوتا اور چور کے لیے وہ ایک قابلِ نفع مال ہوتا، حالانکہ پریمئیم پرائز بانڈ ایسا نہیں ہے، بلکہ محض قرض کی رسید ہے اور اس کے بدلے میں جمع کروائی جانے والی رقم قرض ہے اور اس پر دو طرح کا نفع حاصل ہوتا ہے، ایک یہ کہ فکس 660 روپے ملتے ہیں اور دوسرا یہ کہ قرعہ اندازی میں نام شامل کر دیا جاتا ہے اور قرعہ میں نام نکلنے کی صورت میں انعام ملتا ہے۔

صورتِ مسئولہ میں اگرچہ یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ دو نفعوں میں سے ایک حاصل کرنا ہے یا دونوں۔ لیکن! بہر صورت نفع ضرور حاصل ہو رہا ہے کہ بر بنائے قرض قرعہ اندازی میں نام کا شامل ہو جانا بھی قرض سے نفع حاصل کرنا

ہے اور قرض کی وجہ سے کسی بھی طرح کا مالی یا غیر مالی مشروط نفع لینا سود ہے، ضروری نہیں کہ نفع مال ہی ہو جیسا کہ فقہائے کرام نے بیان فرمایا کہ دکاندار کو پیسے بطور قرض اس طور پر دینا کہ سودے میں کٹتے رہیں گے تو یہ سود ہے، کیونکہ اس سے حفاظت کا فائدہ اٹھایا جاتا ہے کہ پیسے اپنے پاس رہنے کی صورت میں ان کے ضائع ہونے کا احتمال تھا، لیکن قرض دے دینے کی صورت میں ضائع ہونے کا احتمال جاتا رہا۔ تو حفاظت کا فائدہ حاصل کرنے کی وجہ سے یہ جائز نہیں، اسی طرح پریمئیم پرائز بانڈ میں بھی قرعہ اندازی میں شمولیت کا نفع حاصل ہو رہا ہے، لہذا کسی صورت بھی پریمئیم پرائز بانڈ لینا یا اس پر انعام وصول کرنا ناجائز و حرام ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾ ترجمہ: اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا۔ (پارہ 3، سورۃ البقرہ، آیت 275)

کنز العمال میں ہے: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" ترجمہ: جو قرض کوئی نفع لائے وہ سود ہے۔

(کنز العمال، الکتاب الثانی، الباب الثانی، جلد 6، صفحہ 99، مطبوعہ لاہور)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "کل قرض جر نفعا حرام اي اذا کان مشروطا" ترجمہ: ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے حرام ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب القرض، جلد 7، صفحہ 413، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "بر بنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقا سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "کل قرض جر منفعة فھو ربا" رواہ الحارث فی مسندہ عن امیر المومنین المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ: جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔ اس کو حارث نے اپنی مسند میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر قرض اس شرط پر دیا کہ نفع لیں گے، تو وہ نفع بر بنائے قرض حرام ہوا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 223، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "قرض دیا اور ٹھہر الیا کہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ لے گا، جیسا کہ آج کل سود خواروں کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سیکڑا ماہوار سود ٹھہر الیتے ہیں، یہ حرام ہے، یوہیں کسی قسم کے نفع کی شرط کرے ناجائز ہے۔ (بہار شریعت، جلد 2، صفحہ 759، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ملتقی الابحر اور مجمع الانہر میں ہے: "ویکرہ أن یقرض بقالا درھما لیأخذ منہ أی من البقال بہ أی بالدرھم ما

يحتاج من الطعام وغيره إلى أن يستغرقه أي الدرهم فإنه قرض جر نفعا وهو منهي عنه" یعنی یہ مکروہ ہے کہ کوئی شخص سبزی فروش کو قرض دے تاکہ اس کے بدلے اس سے بقدر ضرورت سبزی وغیرہ لیتا رہے حتی کہ قرض پورا ہو جائے کہ یہ قرض سے نفع حاصل کرنا ہے، جس سے شرع نے منع فرمایا ہے۔

(مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر، کتاب الکراھیۃ، جلد2، صفحہ555، دار احیاء التراث العربی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "پنساری کو روپیہ دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ روپیہ سودے میں کٹتا رہے گا یا دیتے وقت یہ شرط نہ ہو کہ سودے میں کٹ جائے گا، مگر معلوم ہے کہ یوہیں کیا جائے گا تو اس طرح روپیہ دینا ممنوع ہے کہ اس قرض سے یہ نفع ہوا کہ اس کے پاس رہنے میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال تھا، اب یہ احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا، ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد16، صفحہ481، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور مقام پر مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "قرض دے کر یہ ٹھہرالینا کہ جب تک ادا نہ کرے میرا کام کرنا ہوگا، یہ سود ہوا کہ یہ کام اسی روپیہ کے نفع میں لے رہا ہے اس کا یہ کہنا کہ سود نہ لے گا مہمل ہے۔ آخر یہ کام کس چیز کے عوض میں لیتا ہے۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد03، صفحہ212، دار العلوم امجدیہ، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ھاشم خان عطاری

16ذو الحجۃ الحرام1442ھ/27جولائی2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے